© rasailojaraid.com

بیمۂ صحت (میڈیکل انشورنس) کی شرعی حیثیت

مولانا محمد شعیب

ایم فل سکالر (اسلامک اسٹڈیز)

یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں

مستقبل میں ممکنہ خطرات سے بچاؤ کی تدابیر کرنا ایک مستحسن اقدام ہے، اسلام ایسے اقدامات کو نہ صرف جائز قرار دیتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اس کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ اس کی واضح مثال امام بیہقی (م ۴۵۹ھ) کی وہ روایت ہے جو انہوں نے الآداب میں نقل کیا ہے، کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اونٹ کو ویسے چھوڑ دوں اور توکل کروں یا اس کو باندھوں اور پھر توکل کروں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اعقلها وتوكل " . (۱) .

ترجمہ:...... اُونٹ کو باندھو اور توکل کرو ۔

چنانچہ اس حدیث میں اُونٹ کے گم ہونے کے خطرے کے ازالے کے لیے حفاظتی اقدامات اختیار کرنے کا حکم واضح طور پر موجود ہے۔ ایسے مقاصد کا حصول اسلام میں ممنوع نہیں بلکہ مستحسن ہے، " مروّجہ بیمۂ پالیسی " کے نظام میں بھی اس طرح کے مقاصد کا حصول ہوتا ہے۔

البتہ اسلام ان جیسے مقاصد کے حصول کے طریقوں کی جانچ ضرور کرتا ہے کہ کیا یہ طریقے اسلامی شریعت کے مقاصد اور اُصول وقواعد کے خلاف تو نہیں...... پھر ایسے طریقوں کے اختیار کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا جن میں اسلامی شریعت کے مقاصد اور اُصول وقواعد کی خلاف ورزی ہو۔

ذیل کے سطور میں " بیمۂ صحت " (میڈیکل انشورنس) کی شرعی حیثیت کے بارے میں بحث ہوگی۔ لیکن قبل ازیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نفسِ بیمہ' کا تعارف اور اس کا مختصر تاریخی پس منظر کے متعلق لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

بیمہ' کا تعارف:

بیمہ کو عربی زبان میں " التأمین " کہتے ہیں اور انگریزی زبان میں " INSURANCE " کہتے ہیں۔

" التأمین " بروزن تفعیل مصدر اور مزید فیہ ہے، اس کا مجرد " الأمن " ہے۔ یہ سہ حرفی مادہ أ۔م۔ن سے مرکب ہے۔

عربی زبان میں " أمن " کا لفظ تین معانی کے لیے مستعمل ہے۔

۱)...... " امانت " کے معنی میں ہیں جو " خیانت " کا متضاد ہے۔

۲)...... " دل کے سکون واطمینان " کے معنی میں ہیں جو " خوف ووحشت " کا متضاد ہے۔

۳)...... " ایمان " بھی " امن " سے ہے۔ جس کے معنی " تصدیق " ہیں جو " تکذیب " اور " کفر " کا متضاد ہے۔

چنانچہ لغت عربی کی معروف کتاب " لسان العرب " میں ہے:

" أمن : الأمان والأمانة بمعنیً .... والأمن ضد الخوف والأمانة ضد الخيانة والا يمان ضد الكفر بمعنى التصديق ، ضده' التكذيب " . (۲) .

ترجمہ:...... امن سے امان اور امانت ایک ہی معنی میں ہیں............ اور امن خوف کی ضد ہے اور امانت، خیانت کی ضد ہے اور ایمان جو کفر کا متضاد ہے، تصدیق کے معنی میں ہیں جو تکذیب کا متضاد ہے ۔

" امن " کا مادہ قرآن کریم میں بھی مذکورہ تینوں معانی کے لیے مستعمل ہوا ہے:

۱)...... " امانت " کے بارے میں قرآن کریم کی آیت ہے:

" وتخونوا أماناتكم وانتم تعلمون " . (۳).

ترجمہ:...... اور اپنی قابلِ حفاظت چیزوں میں خلل مت ڈالو، اور (حال یہ ہے) کہ تم اس کا (مُضر ہونا) جانتے ہو ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲)...... سکونِ قلبی واطمینان کے معنی کے بارے میں آیتِ قرآنی یہ ہے:

" قال هل امنكم عليه الا كما امنتكم علىٰ اخيه من قبل " . (۴) .

ترجمہ:...... (یعقوب علیہ السلام نے) کہا، نہیں رہنے دو میں اس بارے میں تمہارا ویسا ہی اعتبار کرتا ہو جیسا کہ اس سے پہلے اس کے بھائی (یوسف علیہ السلام) کے بارہ میں تمہارا اعتبار کر چکا ہوں۔

۳)...... تصدیق اور ایمان کے معنی کے بارے میں قرآن کریم کی آیت یہ ہے:

" الذين امنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلمٍ " . (۵) .

ترجمہ:...... جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے .... ۔

" اُمن " کا مادہ احادیث مبارکہ میں بھی بکثرت مستعمل ہے:

" قال : ولا يدخل الجنة رجل لا يأمن جاره بوائقه " . (۶) .

ترجمہ:...... اور فرمایا وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے ظلم اور شر سے اُس کا پڑوسی بے خوف نہ ہو ۔

ان آیات وآثار سے معلوم ہوا ہے کہ لفظ " اُمن " لغوی اعتبار سے جن معانی کو متضمن ہے قرآن کریم واحادیث مبارکہ میں اُنہی کے لیے مستعمل ہوا ہے۔

" التأمین " کے لغوی معنی :

التأمین باب تفعیل سے ہے، جس کا ایک خاصہ " تعدیہ " ہے۔ مذکورہ معانی کو دیکھتے ہوئے " التأمین " کے معنی یہ ہونگے:

۱)...... کسی کو جان ومال کے لحاظ سے اپنی طرف سے بے خوف کرنا۔

۲)...... کسی کو اپنی تکذیب سے بے خوف کرنا۔

۳)...... کسی کو خوف ودہشت سے امن دینا۔

" التأمین " جدید اصطلاحی لفظ " الأمان " سے مأخوذ ہے۔ اگرچہ " التأمین " کا لفظ قدیم لغت کی کتابوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

" دُعا " کے بعد " اٰمین " کہنے کے لیے استعمال ہوا ۔ (۷)۔

البتہ جدید لغت کی کتابوں میں ذیل کے معنی کے لیے مستعمل ہوا ہے:

" التأمین : (وأمن علی الشیئ دفع مالاً منجما لینال هو أو ورثته قدراً من المال متفقاً علیه أو تعویضاً عما فقده، یقال أمن علی حیاته أو داره أو سیارته) محدثة . (۸) .

ترجمہ:...... کسی چیز پر امن حاصل کرنا، یعنی قسط وار مال دے تا کہ وہ خود یا اس کا وارث مال کا متفق علیہ مقدار حاصل کرے یا کھوئی ہوئی چیز کا بدل حاصل کرے، کہا جاتا ہے کہ زندگی کا بیمہ کیا یا گاڑی یا گھر کا بیمہ کیا ۔

انگریزی زبان میں انشورنس:" INSURANCE " کا لفظ" SURE " یا" INSURE "سے ماخوذ ہے دونوں کے معنی ہیں:

" To Make Sure "یعنی یقین اور اطمینان کرنا انشورنس کرنا۔انشورنس پالیسی میں پالیسی ہولڈر اپنی جان، مال یا گاڑی وغیرہ کے بارے میں مطمئن ہوجاتا ہے۔

بیمہ(التأمین،انشورنس) کے اصطلاحی معنی:

۱)...... اُردو " جامع انسائیکلوپیڈیا " میں " بیمہ " کی یہ تعریف کی گئی ہے:

" اس نظام میں بیمہ کرانے والے کو حادثات یا نقصانات واقع ہونے پر ایک معینہ رقم یا تلف شدہ چیز کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔جو اس قسم کے بیمہ کرانے والے پریمیم (Premium) کے طور پر وقتاً فوقتاً ادا کرتے ہیں۔ (۹) ۔

۲)...... مصر کے معروف قانون دان ڈاکٹر عبدالرزاق السنہوری التأمین (بیمہ) کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

" التأمین عقد یلتزم المؤمن بمقتضاه أن یؤدی الی المؤمن له أو الی المستفید الذی اشترط التأمین لصالحه مبلغاً من المال أو ایراداً مرتباً أو أی عوض مالی آخر فی حالة الوقوع الحادث أو تحقق الخطر المبین بالعقد وذلک فی نظیر قسطٍ أو أیة مالیة اخریٰ یؤدیها المؤمن له للمؤمن " . (۱۰) .

ترجمہ:...... " بیمہ " ایک ایسا عقد ہے جس کی رو سے تحفظ دینے والے کے ذمے لازم ہوجاتا ہے کہ وہ اس شخص

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو جس نے پالیسی خریدی ہے یا وہ شخص جس کی خاطر پالیسی خریدی گئی ہے، کو ایک مخصوص رقم یا طے شدہ منافع یا کوئی دوسرا مالی معاوضہ، حادثہ یا معاہدہ میں بیان کردہ نقصان کے پہنچنے کی صورت میں ادا کردہ قسط یا کسی دوسری مالی ادائیگی کی نسبت سے ادا کرے ۔

۳)...... " BLACK'S LAW DICTIONARY "میں بیمہ (انشورنس) کی ذکر کردہ تعریف کے الفاظ یہ ہیں:

INSURANCE: A contrack Whereby for a stapulated considration, one party underlakes to compensate the other for loss on a specified subject by specified perils .

ترجمہ:...... " انشورنس ایک ایسا معاملہ ہے جس میں ایک پارٹی مخصوص معاوضے کے بدلے یہ ذمہ داری لیتی ہے کہ وہ مخصوص خطرات کا ازالہ کرے گی " ۔

بیمہ (انشورنس) کی مذکورہ تعریفات کو دیکھتے ہوئے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ بیمہ پالیسی میں خطرات (Risk) کو ختم کرنے یا کم سے کم کرنے کے بارے میں معاہدہ ہوتا ہے۔ رسک کو ختم کرنے یا کم سے کم کرنے کو (Risk Managment) " خطرہ کی تدبیر " کرنا کہتے ہیں۔

سطورِ ذیل میں خطرات (Risk) کا تعارف اور اس کے کوریج (Coverage) کے طریقوں نیز اسلام میں " Risk coverage " کے تصور کو بیان کیا جاتا ہے۔

خطرہ (RISK) کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

" Risk is Potential Variation in outcomes " . (۱۲)۔

ترجمہ: مستقبل میں ممکنہ تبدیلی کو " خطرہ " کہتے ہیں ۔

بنیادی طور پر رسک کی دو/۲ قسمیں ہیں:

۱)...... خالص خطرات (Pure Risks):

خالص خطرات سے مراد یہ ہے کہ اس میں نفع کا احتمال نہیں ہوتا بلکہ یا تو نقصان ہوتا ہے یا اگر نقصان نہ ہو تو نفع بھی نہیں ہوتا۔ جیسے سیلاب، زلزلے، آگ اور دوسرے خطرات وحادثات وغیرہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲)...... تخمینی خطرات (Speculative Risks) :

تخمینی خطرات سے مراد یہ ہے کہ ان میں نفع اور نقصان دونوں کا احتمال ہو۔ اس کی مثال تجارتی معاملات میں " انوسٹمنٹ " کرنا، چنانچہ کہا جاتا ہے۔ " Business is a Bandle of Risks " کیونکہ تجارتی معاملات میں جس طرح نفع کا احتمال ہوتا ہے اسی طرح نقصانات کا پیش آنا بے احتمال نہیں ہوتا ۔ (۱۳)۔

خطرات کی تدابیر کا طریق کار (Risk Managment):

خطرات کو ختم کرنے یا کم کرنے کے لیے مختلف طریقے بروئے کار لائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایک کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

۱)...... اجتنابی طریقہ (Avoiding Risk):

اجتنابی طریقہ سے مراد یہ ہے کہ ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہی نہ ہو جن میں کسی خطرہ کا احتمال ہو۔ حادثہ (Accident) سے بچنے کے لیے جہاز، ریل گاڑی میں سفر نہ کرنا وغیرہ۔ البتہ عملاً یہ طریقہ اپنایا نہیں جاتا۔

۲)...... انضباطی طریقہ (Controlling Risk):

انضباطی طریقہ سے مراد یہ ہے کہ ابتداءً ایسے اقدامات کئے جائیں جن سے خطرہ ختم ہو یا کم ہو جیسے فیکٹری میں سگریٹ نوشی پر پابندی لگانا تاکہ آگ لگ جانے سے حفاظت ہو، گھر، جائیداد یا کاروبار کو دریا سے دور لگانا تاکہ سیلاب سے حفاظت ہو۔

۳)...... تقبلی طریقہ (Accepting Risk):

تقبلی طریقہ کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بعض ذمہ داریاں یا تمام ذمہ داریاں خود اپنے ذمہ لے لیں جیسے کوئی محکمہ (Department) ملازمین کے لیے انشورنس پالیسی خریدنے کی بجائے طبی اخراجات وغیرہ کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لے۔

۴)...... انتقالی طریقہ (Transfering Risk):

اس سے مراد یہ ہے کہ خطرہ (Risk) کسی دوسری پارٹی کو منتقل کیا جائے۔ یہ طریقہ عموماً مالی معاوضہ کے بدلے میں قبول کیا جاتا ہے۔ مروّجہ انشورنس پالیسیوں میں یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵)...... اشتراکی طریقہ(Risk Sharing):

اس کا مطلب یہ ہے کہ کئی لوگ مل کر پیش آمدہ ممکنہ خطرات اور نقصانات کا مشترکہ طور سے ازالہ کریں۔اور آپس میں تعاون وتناصر کا سلوک کریں۔

یہ طریقہ " تکافل " (مروّجہ انشورنس کا اسلامی متبادل) میں اپنایا جاتا ہے۔ (۱۴)۔

شریعت کی نظر میں(Risk Managment):

مالی نقصانات کوختم کرنے یا کم کرنے کا نظریہ اسلام میں موجود ہے۔جبکہ وہ شریعت کے اُصول وقواعد کے ساتھ متصادم نہ ہو۔یہ کوئی نیا تصور نہیں بلکہ ہر زمانے میں اس کی ضرورت محسوس کی گئی اور مرور زمانہ کے ساتھ اس کی مختلف صورتیں وجود میں آئیں چنانچہ اس کی مثالیں " فقہ اسلامی " میں پائی جاتی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اگر خطرات کو جائز طریقے سے " Cover " کیا جائے تو یہ اسلام کے خلاف نہیں۔

" فقہ اسلامی " میں موجود رسک مینجمنٹ(Risk Managment) کی چند مشہور مثالیں ذکر کی جاتی ہے:

۱)...... ضمان الدرک:

کتب فقہ میں ضمان الدرک کی صورت یہ بیان کی جاتی ہے کہ آدمی کسی دوسرے آدمی سے کوئی چیز خرید نا چاہتا ہے لیکن اس کو یہ خوف ہے کہ کہیں اس چیز (مبیع) کے ساتھ بائع (بیچنے والا) کے علاوہ کسی اور کا حق متعلق نہ ہو،اب ایک تیسرا شخص (کفیل) یہ ذمہ داری قبول کرلیتا ہے کہ اگر اس میں بائع کے علاوہ کسی اور کا حق ثابت ہوا تو آپ کے ثمن (Price) کا میں ذمہ دار ہونگا۔بعد میں اگر واقعۃً کسی کا حق ثابت ہوجائے تو کفیل (ذمہ داری قبول کرنے والا) ضامن ہوگا۔البتہ اس میں مشتری (خریدار) کو یہ اختیار (Option) ہے کہ اصل بائع سے ثمن واپس لے یا ضامن اور کفیل سے لے۔ (۱۵)۔

مذکورہ بالا مثال (ضمان الدرک) میں انتقالی طریقہ(Transfering Risk) اختیار کیا جاتا ہے۔

۲)...... ضمان خطر الطریق:

ضمان خطر الطریق کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کے لیے راستے کے خطرات سے ضامن ہوجائے کتب فقہ میں اس کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعریف یوں کی جاتی ہے۔

" قال رجل لآخر أسلک ھذا الطریق فانه آمن فسلک وأخذ ماله' لم یضمن ، ولو قال ان کان مخوفاً وأخذ مالک فانا ضامن (والمسألة علی حالھا) ضمن " . (۱۶).

ترجمہ:...... کوئی آدمی دوسرے سے کہے کہ اس راستے پر چلو یہ پُر امن ہے، پس وہ اس راستے پر چلے اور اس کا مال چھین لیا جائے تو وہ (کہنے والا) ضامن نہ ہوگا اور اگر (یوں) کہے کہ اگر (یہ راستہ) خوفناک ہو اور آپ کا مال چھین لیا جائے تو میں ضامن ہونگا۔ (پھر اس کا مال چھین لیا گیا) اب وہ ضامن ہوگا۔

اس مثال میں انتقالی طریقہ (Risk Transferring) پایا جاتا ہے۔ البتہ دونوں مثالوں میں انتقالی طریقہ کسی معاوضہ کے بدلے میں نہیں بلکہ یہاں مفت (Free) ضمانت ہے۔

۳)...... عاقلہ:

اگر کوئی کسی کو قتل کرے اور اس قتل کے سبب " دیت " واجب ہو جائے تو یہ دیت بعض صورتوں میں خود قاتل پر نہیں بلکہ قاتل کی برادری پر واجب ہوتی ہے۔ اس کو عاقلہ کہتے ہیں عاقلہ اور اُن پر واجب ہونے والی دیت کی مکمل تفصیلات کتب فقہ میں مذکور ہیں۔

عاقلہ پر دیت کے وجوب کا ثبوت صحیح بخاری کی ایک روایت سے ہوتی ہے:

" حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے بنی لحیان کی ایک عورت کی جنین (حمل) کا فیصلہ (جو ضائع ہوا تھا) ایک غلام یا باندی کے ساتھ فرمایا۔ پھر وہ عورت (مارنے والی) خود فوت ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " اس کی میراث اس کی اولاد اور شوہر کی ہے اور " دیت " اس کے " عصبہ " پر لازم ہے ۔ (۱۷)۔

عاقلہ پر لازم ہونے والی دیت کی یہ صورت اشتراکی طریقہ (Risk Sharring) کی مثال ہے۔ کیونکہ ضمان یا دیت کا بوجھ برادری کے لوگ برداشت کرتے ہیں البتہ یہی سہولت برادری کے ہر فرد کو حاصل ہے۔

کتب فقہ میں مذکور " عاقلہ " اھلِ دیوان میں، لیکن آج کل یہ نظام نہیں ہے۔ لہٰذا اھلِ تناصر مختلف طبقے (Categories) ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ملازمین کے لیے یونین، سیاستدانوں کے لیے اپنی پارٹی کے ممبرز وغیرہ ۔ (۱۸) ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴)...... عقدِ موالات:

موالات " مولی " سے ہے مولیٰ کے معنی ساتھی بنانا کے ہیں اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ کوئی آدمی کسی کے ہاتھوں اسلام قبول کرے پھر اس شخص کے ساتھ یا کسی اور آدمی کے ساتھ یہ عقد کرے کہ میرے مرنے کے بعد میری میراث تمہاری ہوگی اور اگر میں نے زندگی میں کوئی جنایت کی تو اس کا ضمان تم ادا کرو گے۔ اسلام میں اس عقد کا بھی اعتبار ہے اور اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ (۱۹)۔

یہ صورت بھی باہمی تعاون وتناصر کی مثال ہے۔

ان تمام صورتوں سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں (Risk Managment) کا تصور فی نفسہ موجود ہے۔ جب وہ اسلام کے مسلمہ اُصول وقواعد کے خلاف نہ ہو اور اس میں سود، غرر اور قمار لازم نہ آتا ہو۔

بیمہ کے عناصر (Elements of Insurance):

بیمہ کی مندرجہ سابقہ تعریفات کی روشنی میں " عناصر بیمہ " یہ ہیں:

۱)...... بیمہ کرنے والا (Insurer) یہ وہ کمپنی یا ادارہ ہوتا ہے جو بیمہ خریدتا ہے اور اس بیمہ پالیسی کا مالک ہوتا ہے۔ عربی زبان میں اسے " مؤمِّن " کہتے ہیں۔

۲)...... بیمہ دار (Insured) وہ شخص جو بیمہ کراتا ہے اسے عربی میں " مؤمَّن لہٗ " کہتے ہیں۔

۳)...... بیمہ شدہ شئے: وہ شئے جس کی خاطر بیمہ کرایا جاتا ہے۔ جنرل انشورنس میں کوئی اثاثہ وغیرہ۔ عربی زبان میں اسے " مؤمن علیہ " کہتے ہیں۔

۴)...... قسط (Premimu): وہ رقم جو بیمہ دار، بیمہ کمپنی کو بیمہ کے عوض قسط کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

۵)...... بیمہ کی رقم (Sum insured): وہ متعین رقم جو بیمہ دار کو نقصان کی صورت میں ملتی ہے۔

۶)...... خطرہ (Risk): جس کی وجہ سے بیمہ کرایا جاتا ہے، جب واقع ہوجائے تو کمپنی " Sum Insurred " ادا کرتی ہے۔ (۲۰)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیمہ کے اقسام (Kinds of Insurance):

بیمہ (انشورنس) کی تین بڑی قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ بیمہ کی یہ قسمیں بیمہ شدہ شئے (Insured) کے اعتبار سے ہیں:

۱)...... بیمۂ زندگی (Life Insuracne):

۲)...... بیمۂ املاک (Property Insurance):

۳)...... ذمہ داریوں کا بیمۂ (Liability Insurance):

۱)...... بیمۂ زندگی (Life Insuracne):

اس کی مختلف شکلیں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ " بیمہ دار اور کمپنی ایک مخصوص مدت کے لیے معاہدہ کرے، بیمہ دار قسطیں ادا کرے، اگر اس مدت کے اندر بیمہ دار کی موت واقع ہو جائے تو کمپنی اس کے نامزد کردہ یا قانونی ورثاء طے شدہ رقم ادا کرتی ہے۔ اگر اس مخصوص مدت میں بیمہ دار کی موت واقع نہ ہو جائے تو پھر بھی اسے اپنی رقم معہ بونس ملتا ہے۔ (۲۱)۔

۲)...... بیمۂ املاک (Property Insurance):

املاک منقولہ یا غیر منقولہ دونوں کا بیمہ کرنا " بیمۂ املاک " کہلاتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص اپنے مکان کا بیمہ کرائے کہ اگر اس میں آگ لگ جائے یا منہدم ہو جائے تو یہ نقصان کمپنی برداشت کرے گی، یا کوئی تاجر اپنے تجارتی سامان خواہ موجود ہو یا دوسری جگہ سے نقل کی صورت میں ضائع ہونے سے بچانے کے لیے بیمہ کرائے۔ البتہ مکان اور موجود تجارتی سامان کی صورت میں بیمہ دار قسط وار رقم ادا کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی آفت آئے تو اس کے نقصان کی تلافی کمپنی کرے گی اور اگر نہ آئے تو کمپنی کوئی رقم ادا نہیں کرے گی۔ (۲۲)۔

۳)......ذمہ داریوں کا بیمۂ (Liability Insurance):

مستقبل میں بیمہ دار کے ذمہ جو لازم آتا ہے ان سے بیمہ کرانا۔ مثلاً گاڑی کا مالک بیمہ کرائے کہ اگر میری گاڑی سے کسی کو کوئی نقصان پہنچے تو کمپنی اس کی تلافی کرے گی۔ حاصل یہ کہ ذمہ داریوں کے بیمہ میں ہر اس چیز کا بیمہ کرایا جاتا ہے جو بیمہ دار پر قانونی طریقے سے واجب آتی ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

The laibility Policy Covers olnly claims that an insured becomes legelly obligated to pay, voluntory payments are not covered . (۲۳)

ترجمہ:...... ذمہ داری کی پالیسی صرف اُن کلیمز کو ادا کرتا ہے جن کا بیمہ دار قانونی طور پر پابند ہو، کہ ان کو ادا کرے۔ اختیاری کلیمز اس میں شامل نہیں۔

انشورنس کا تاریخی ارتقاء:

بیمہ اپنے مقاصد کے اعتبار سے قدیم تاریخ سے چلا آرہا ہے، کہا جاتا ہے کہ ۴۰۰۰ سے ۳۰۰۰ قبل مسیح میں بابلی اقوام میں تاجروں کے مابین جہازوں کا بیمہ (Bottomry) کیا جاتا تھا۔ یہی بیمہ ۶۰۰ قبل مسیح میں ہندوستانی تاریخ میں بھی ملتا ہے البتہ چار سو قبل مسیح میں قدیم یونانی اقوام میں بیمہ واضح صورت میں ملتا ہے۔ قدیم رومن لاء نے جہازوں کا بیمہ باقاعدہ منظم کیا۔ اس طرح روم میں کچھ سوسائیٹیاں تھیں جو اموات کو دفنانے کا انتظام کرتیں اور اپنے ممبرز کے کفن دفن کا انتظام اپنے جمع شدہ ماہانہ رقم سے کرتیں۔ (۲۴)۔

اسلامی فقہ کا بیمہ سے تعارف علامہ ابن عابدین شامی (م ۱۲۵۲ھ) کے فتویٰ سے سامنے آتا ہے اُس زمانے میں رواج تھا کہ بعض لوگ تاجروں کا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے تو اس سامان کا کرایہ لینے کے علاوہ کچھ مزید رقم بھی لیتے تھے اور وہ اس زائد متعین رقم کے عوض یہ ضمانت دیتے کہ اگر کسی تاجر کا مال ہلاک ہوگیا تو رقم لینے والا اس کی تلافی کرے گا، اس زائد رقم کو " سوکرہ " کہا جاتا تھا، " سوکرہ " کے معنی بیمہ اور ضمانت (Security) کے ہیں۔ دراصل یہ صورت بحری بیمہ کی تھی۔ علامہ شامی نے اس صورت کے ناجائز ہونے کا فتویٰ جاری کیا۔ (۲۵)۔

۱۶۶۶ء میں لندن میں آگ لگ گئی تھی جس سے کافی نقصان ہوا تھا، پھر اس نتیجے میں " آگ کا بیمہ " وجود میں آیا۔ ۱۷۱۰ء میں انگلستان میں باقاعدہ بیمہ کمپنیوں کا آغاز ہوا۔ امریکہ میں ۱۷۵۹ء میں پہلی " لائف انشورنس کمپنی " کلیسائی فنڈ سے قائم ہوئی اور پھر ۱۸۲۰ء میں امریکہ میں ۱۷ لائف انشورنس کمپنیاں تھیں۔ ۱۹۸۹ء میں ۳،۸۰۰ کمپنیاں پراپرٹی انشورنس اور لائبیلٹی انشورنس کمپنیاں اور ۲،۲۷۰ لائف انشورنس کمپنیاں میدان میں کام کر رہی تھیں۔ (۲۶)۔

بیمہ پالیسی کے وجوہ فساد:

بیمہ پالیسی (Insurance) کی حقیقت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل تین مفاسد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پائے جاتے ہیں:

۱)...... ربا(Interest):

۲)...... قمار(Gambling):

۳)...... غرر(Uncertainity):

۱)...... ربا(Interest):

بیمہ پالیسی میں سود اس طرح ہے کہ یہ باقاعدہ عقدِ معاوضہ ہے۔ جس میں ثمن قسطیں ہیں، اور مبیع " سم انشورڈ " ہوتی ہے جس میں کمی بیشی ہوتی ہے اور چونکہ بدلین " نقد " ہیں جس کے تبادلہ میں کمی بیشی " ربا الفضل " ہے۔ جو حرام ہے۔ سود کی حرمت کے متعلق قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت واضح طور پر موجود ہے۔

" یآیھا الذین امنوا اتقو اللہ وذروا مابقی من الرّبوا ان کنتم مؤ منین ہ " . (۲۷).

ترجمہ:...... اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑو ۔

۲)...... قمار(Gambling):

بیمہ پالیسی میں دوسرا بڑا مفسدہ قمار (جوا) ہے۔ قمار کی حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی معاملے کے اندر نفع اور نقصان کو کسی غیر یقینی واقعے کے ساتھ معلق کیا جائے اور بیمہ پالیسی میں پالیسی ہولڈر کا نفع (یعنی اصل رقم سے زائد بونس مل جانا) یا نقصان (کچھ نہ ملنا) ایک ایسے واقعے کے ساتھ معلق ہوتا ہے جس کا مستقبل میں پیش آنا یقینی نہیں۔

قمار کی حرمت کے متعلق بھی قرآن کریم کے واضح الفاظ موجود ہیں۔

" یآیھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والأ نصاب والأ زلام رِجس من عمل الشیطنِ فاجتنبوہ‘ لعلکم تفلحون " . (۲۸).

ترجمہ:...... اے ایمان والو! شراب، قمار، بُت اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم نجات پاؤ ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذکورہ بالا آیت میں قمار کو شیطانی کام قرار دے کر اس کی انتہائی شدید شناعت اور وعید بیان کی گئی ہے۔

۳)...... غرر (Uncertainity):

لغوی اعتبار سے غرر غیر یقینی کیفیت کا نام ہے۔ اور اصطلاح شرع میں غرر ایسے معاملے کا نام ہے جس میں کم از کم کسی ایک فریق کا معاوضہ غیر یقینی کیفیت کا شکار ہو، جس کا تعلق عقد کے اصل اجزاء سے ہو۔ انشورنس کے اندر غرر کی خرابی اس لحاظ سے ہے کہ اس پالیسی میں جس خطرے کی حفاظت کے لیے معاہدہ ہوتا ہے اس کا پایا جانا غیر یقینی ہے۔ کیونکہ معلوم نہیں کہ کتنی رقم واپس ہوگی، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جتنی رقم دی ہے وہ بمع سود ملے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حادثہ کی صورت میں زیادہ رقم مل جائے یعنی صورت حال واضح نہیں، اسی کو غرر کہتے ہیں، کہ ارکان عقد ثمن، مبیع یا مدت میں سے کوئی چیز مجہول (Unknown) ہو یا کسی مجہول اور غیر معین واقع پر موقوف ہو۔ (۲۹)۔

ایسے معاملات جو غرر کو مشتمل ہو شریعت میں ممنوع ہیں، بیع کی متعدد صورتیں محض اس لیے ناجائز ہیں کہ وہ غرر پر مشتمل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر سے منع فرمایا ہے:

" نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر " . (۳۰).

ترجمہ:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کے (ذریعے مبیع کے تعین) کے بیع سے منع فرمایا ہے اور (اسی طرح) بیع غرر سے۔

صحت کی تعریف:

میڈیکل انشورنس کا تعلق بیماری سے ہے اور بیماری صحت مندی کی ضد ہے ماقبل سطور میں " انشورنس کی تعریف، اقسام اور احکام وغیرہ پر مختصر بحث کی گئی، ذیل کے سطور میں سب سے پہلے " صحت " کی تعریف اور پھر " بیمہ صحت " کی تعریف سے متعلق بحث ہوگی۔

نصف صدی قبل عالمی ادارہ صحت (W.H.O) نے اپنے دستور میں صحت کی تعریف ان الفاظ میں کی تھی:

۱)...... صحت محض بیماری، مرض یا معذوری کے فقدان کا نام نہیں بلکہ صحت یہ ہے کہ انسان جسمانی، نفسیاتی اور سماجی ہر طرح کے بیماریوں سے محفوظ رہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲)...... صحت بقول ابن النفیس وہ جسمانی کیفیت ہے جس کی وجہ سے انسانی افعال صحیح طریقہ پر انجام پاتے ہیں اور مرض اس کے برعکس جسمانی کیفیت کا نام ہے۔

۳)...... صحت بقول علی بن عباس ایک جسمانی کیفیت ہے جس کی بدولت انسانی افعال، طبعی رفتار میں پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

بیمہ صحت یا میڈیکل انشورنس کی تعریف:

میڈیکل انشورنس کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے: کہ میڈیکل انشورنس ایک ایسا نظام ہے جس کا دارومدار بیمہ پالیسی ہولڈر کو ممبر شپ یا پیشگی ادا کردہ یا قسط وار ادا کی جانے والی رقوم کے عوض انشورنس سسٹم کے طے کردہ حالات میں اس کی طرف خدمات یا سہولیات کی فراہمی پر ہے۔ ان قسطوں میں مزدور، مالک اور بعض ممالک میں حکومت کی بھی شرکت ہوتی ہے۔ (۳۱)۔

صحت کارڈ:

صحت کارڈ ایک ایسا کارڈ ہوتا ہے جس کو انشورنس کمپنی، پالیسی ہولڈر کو عطا کرتا ہے۔ اس کارڈ کی بدولت پالیسی ہولڈر میڈیکل انشورنس کی سہولیات وخدمات سے مستفید ہونے کا مستحق قرار پاتا ہے۔

بیمہ صحت کا شرعی حکم:

بیمۂ صحت کی مذکورہ تعریف اور مقاصد پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس پالیسی میں بھی وہی شرعی مفاسد اور خرابیاں موجود ہیں جو عام بیمہ میں ہیں۔ اس وجہ سے اس پالیسی کو اختیار کرنا بھی جائز نہ ہوگا۔

میڈیکل انشورنس میں موجود مفاسد:

۱)...... اس پالیسی میں " غرر کثیر " پایا جاتا ہے، کیونکہ اس میں عقد (Contract) مستقبل میں پیش آنے والی امکانی بیماری پر ہوتا ہے جس کا پیش آنا غیر یقینی اور موہوم ہے۔ پیش نہ آنے کی صورت میں اس کی جمع شدہ رقم بلاعوض چلی جائے گی، پس غرر کثیر میڈیکل انشورنس کا جزو لاینفک ہے۔ اور معاملات میں غرر کثیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے:

" نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر " . (۳۲).

ترجمہ:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں کے ذریعے خرید وفروخت کرنے اور غرر (دھوکہ والی) بیع سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

منع فرمایا ہے ۔

اسی طرح غررکثیر کے عدم جواز پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

۲)...... اس پالیسی کی بناء " مخاطرہ " پر ہے۔مخاطرہ یہ ہے کہ عاقدین میں سے کسی ایک کے لیے نفع کی شرط ایسی چیز پر جس کا وجود وعدم موہوم ہو۔اس پالیسی میں بھی اگر پالیسی ہولڈر کو بیماری لاحق نہ ہو تو رقم کمپنی کی ہوجائے گی اور اگر بیماری لاحق ہوجائے تو پالیسی ہولڈر اپنے جمع کردہ اقساط سے زیادہ کا مستفید ہوگا۔لہٰذا دونوں طرف نفع موہوم ہے۔

۳)...... بیمہ صحت کے عدم جواز کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ بیمار نہ ہونے کی صورت میں رقم واپس نہ کرنے کی شرط ہے اور معاملات میں ایسا کرنا درست نہیں۔چنانچہ فقہائے کرام نے تجارتی معاملات میں معاملہ طے نہ ہونے پر " بیعانہ " کی رقم واپس نہ کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔ایسے معاملے کو " بیع عربون " کہتے ہیں۔اور حدیث میں ایسے بیع کو ناجائز قرار دیا گیا ہے، چنانچہ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربون سے منع فرمایا ہے۔ (۳۴)۔

۴)...... بیمہ صحت کے عدمِ جواز کا ایک سبب " قمار " (جوا) ہے،قرآن کریم میں قمار(جوا) کو شیطانی عمل کہا گیا ہے اور اس سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔

" یاایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والأ نصاب والأ زلام رجس من عمل الشیطان ، فاجتنبوہ لعلکم تفلحون " . (۳۵).

ترجمہ:...... اے ایمان والو! یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے بچو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی ۔

اس آیت کی توضیح میں علامہ ابن القیم الجوزیؒ لکھتے ہیں:

" ودخل فی المیسر کل اکل مال بالباطل " . (۳۶).

ترجمہ:...... اور اس (قمار) میں ہر وہ مال شامل ہے جو باطل طریقے سے کھایا جائے ۔

۵)...... بیمہ صحت کے عدم جواز کا ایک بڑا سبب " ربا " ہے۔ اس پالیسی میں ربا اس طور پر ہے۔کہ پالیسی ہولڈر جو رقم جمع کراتا ہے اگر اس کو کوئی بیماری، مرض لاحق ہوجائے تو جمع شدہ رقم سے زائد ہو تو وہ مستفید ہوگا اسی طرح پالیسی ہولڈر کا جمع شدہ رقم قرض ہے اور بیماری کی صورت میں اُس پر خرچ ہونے والی رقم کی صورت اپنے دیئے ہوئے قرضے سے استفادے کی ہے۔شریعتِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلامیہ اپنے قرض سے نفع حاصل کرنا ناجائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے:

" کل قرضٍ جر منفعةً فهو ربا " ۔ (۳۷).

ترجمہ:...... ہر وہ قرض جس سے کوئی فائدہ حاصل ہو وہ سود ہے۔ سود کی حرمت کے بارے میں واضح قرآنی آیت ہے۔

" یایها الذین امنو ا اتقو الله وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مؤمنین " ۔ (۳۸).

ترجمہ:...... اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اس کو چھوڑ و ۔

خلاصۂ کلام:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ میڈیکل انشورنس پالیسی میں موجود شرعی مفاسد کی بنا پر اس کو اختیار کرنا ناجائز ہے۔

جن ممالک میں میڈیکل انشورنس لازمی ہو، کا حکم:

اگر حکومت کی جانب سے انشورنس کرانا لازم ہو اور اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو ایسی صورت میں ضرورتاً انشورنس کرانا جائز ہوگا۔

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

" یجوز التأمین الا جباری أو الا لزامی الذی تفرضه الدولة ، لأ نه' بمثا بة دفع الضر یبة للدولة " ۔ (۳۹).

ترجمہ:...... اجباری اور لازم ہونے کی صورت میں بیمہ کرانا جائز ہے۔ (مثلاً) وہ جو حکومت لازم قرار دے کیونکہ یہ حکومت کو ٹیکس ادا کرنے کے مترادف ہوگا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تحریر فرماتے ہیں:

بیمہ سود و قمار کی ایک شکل ہے، اختیاری حالت میں کرانا ناجائز ہے۔ لازمی ہونے کی صورت میں قانونی مجبوری کے طور پر جس قدر کم سے کم مقدار میں بیمہ کرانے کی گنجائش ہو اسی پر اکتفا کرے۔ (۴۰)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاصل بحث:

پیش آمدہ خطرات کو ختم کرنے یا کم کرنے کی تدبیر کرنا اسلامی تعلیمات کی رو سے جائز بلکہ مستحسن ہے، البتہ ایسے مقاصد کا حصول جب شریعتِ مطہرہ کے اُصول وقواعد کے خلاف نہ ہو، مروجہ بیمہ پالیسی میں ایسے بہت سے مفاسد پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے جمہور علمائے امت کے ہاں ناجائز اور حرام ہے، اس کی ذیلی شاخ بیمہ صحت میں بھی وہی مفاسد (سود، قمار، غرر) پائے جاتے ہیں۔ اس وجہ جمہور علمائے امت کے ہاں وہ بھی حرام کے زمرے میں شامل ہے۔

البتہ قانونی مجبوری کے تحت اس کا جواز ہے۔

" الضرورت تُبیح المحظوات "

والله اعلم بالصواب ورزقنی الله من هذا البحث نجاح المعاد .

حواشی وحوالہ جات:

۱)...... البیهقی ، احمد بن الحسین بن علی (م ۴۵۹ھ) ، الأداب للبیهقی ، ج ۱ ، ص: ۳۱۵، رقم الحدیث ۷۷۸، مؤسسة الکتب الثقافیة ، بیروت ۱۴۰۸ھ).

۲)...... ابن منظور الأفریقی، محمد بن مکرّم (م ۷۱۱ھ) ، لسان العرب ، حرف النون ، فصل لألف ، بذیل مادة ، " أمن " دار صادر ، بیروت . ۱۴۱۴ھ .

۳)...... الأنفال ۸ : ۲۷ .

۴)...... یوسف ۱۲ : ۶۴ .

۵)...... الأنعام ۶ : ۸۲ .

۶)...... الشیبانی ، احمد بن محمد بن حنبل ، ابو عبدالله (م ۲۴۱ھ) ، مسند الامام احمد بن حنبل ، ج ۲ ، ص ۳۴۳ ، رقم الحدیث ، ۱۳۰۴۸ ، مؤسسة الرسالة ، بیروت : ۱۴۲۱ھ .

۷)...... الفیروز آبادی ، محمد بن یعقوب ، محمد الدین (مجدالدین) ، (م ۸۱۷ھ) ، القاموس المحیط ، ج ۴ ، ص ۱۹۷ ، باب النون ، فصل الهمزه ، بذیل مادة " أمن " ، مؤسسة الرسالة ، بیروت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۴۲۶ھ .

۸)...... مجمع اللغة العربية القاهرة (ابراهيم مصطفى ، أحمد الزيات ، حامد القادر ، محمد النجار) . المعجم الوسيط ، باب الهمزة ، بذيل مادة " أمن " ، ص ۲۸ ، دارالدعوة ، سطن .

۹)...... أردو جامع انسائيكلو پيڈيا ، ص ۲۹۶ ، بذيل لفظ " بيمه " ، ناشر شيخ على اينڈ سنز كراچى سطن .

۱۰)...... السنهورى ، عبدالرزاق ، الدكتور ، الوسيط فى شرح القانونِ المدنى ، ج ۷ ، ص ۱۰۸۳ ، داراحياء التراث العربى ، بيروت ۱۹۶۴ء .

۱۱)...... Henry campbell black , BLACK's LAW DICTIONARY, Page 721, West Publishing Company, U.S.A 1927.

۱۲)...... Arthur William Jr/Michael L.Smith/Peter C.Young, Risk Manag and Insurance, Page:7 , Me.GRAW-HILL International Edition, Newyork 1995.

۱۳)...... IBID (ايضاً) .

۱۴)...... عصمت الله ، مفتى ، ڈاكٹر ، تكافل كى شرعى حيثيت ، ص ۵۹ ، ۶۰ ، ادارة المعارف ، كراچى ۲۰۱۰ء .

۱۵)...... ابن نجيم ، زين الدين بن ابراهيم بن محمد (م ۹۷۰ھ) ، البحر الرائق شرح كنز الدقائق ، ج ۶ ، ص ۲۳۷ ، دارالكتاب الاسلامي ، مصر سطن .

۱۶)...... الحصكفى ، محمد بن على بن محمد (۱۰۸۸ھ) ، الدر المختار ، ص ۴۵۸ ، دارالكتب العلمية ، بيروت ، ۱۴۲۳ھ .

۱۷)...... البخارى ، محمدبن ابراهيم ، ابوعبدالله ، (م ۲۵۶ھ) ، صحيح البخارى ، ج ۸ ، ص ۱۵۲ ، رقم الحديث ، ۶۷۴۰ ، دار طوق النجاة ۱۴۲۲ھ .

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۸)......عثمانی ، محمد تقی ، مفتی ، تکملة فتح الملهم ، ج ۲ ، ص ۲۲۵ ، مکتبہ دار العلوم کراچی ، کراچی ۱۴۳۰ھ.

۱۹)......السمرقندی ، محمد بن احمد بن أبی احمد ، علاء الدین (م ۵۴۰ھ) . تحفة الفقهاء ، ج ۲ ، ص ۲۸۹ ، دار الکتب العلمیة ، بیروت ۱۴۱۴ھ.

۲۰)......التویجری ، علی بن المحسن ، التاء مین المعاصر فی میزانِ الشریعة الاسلامیة ، ص ۳. ناشر :جامعة الملک سعود ، کلیة المجتمع بالریاض . ۱۴۳۰ھ .

۲۱)......محمد شفیع ، مفتی /ٹونکوی ، ولی حسن مفتی ، بیمۂ زندگی ، ص ۶ ، دار الاشاعت ، کراچی . ۲۰۰۹ء.

۲۲)......علی بن عبدالمحسن التویجری ، التامین المعاصر فی میزان الشریعة الاسلامیة ، حوالہ سابق .

۲۳)...... The New Ency Clopedia of Britanica, Vol:21,Page 744 Chicago, 2010.

۲۴)...... IBID . Page : 753 . (ایضاً).

۲۵)......ابن عابدین ، محمد امین عمر ، الشامی ، الحنفی (م ۱۲۵۲ھ)، ردالمحتار علی الدرا لمختار ، ج ۴ ، ص ۱۷۰ ، دار الفکر ، بیروت ، ۱۴۱۲ھ .

۲۶)...... The New Encyclopedia , of Britania,Voll:21, Page 753 .

۲۷)......البقرة ۲ : ۲۷۸.

۲۸)......المائدة ۵: ۹۰.

۲۹)......ڈاکٹر مفتی عصمت اللہ ، تکافل کی شرعی حیثیت ، ص ۷۱ ، ۷۲ ، حوالہ سابق .

۳۰)......مسلم بن الحجاج ، ابوالحسن ، القشیری ، (م ۲۶۱ھ) ، صحیح مسلم ج ۳، ص ۱۱۵۳ ، رقم الحدیث ۱۱۵۳ ، داراحیاء التراث العربی ، بیروت سطن .

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۱)...... الفیتوری ، شوکت محمد، دکتور ، التامین الصحی وأثرہ فی حمایة القوی العاملة ، ص ۴۹ ، ناشر المرکز العربی للتامینات الاجتماعیة ، الخرطوم ، سوڈان سطن .

۳۲)...... مسلم بن الحجاج (۲۶۱ھ) ، صحیح مسلم ، حوالہ سابق.

۳۳)...... القرافی ،احمد بن ادریس ، ابوالعباس ، شہاب الدین (م ۶۸۴ھ) ، انوار البروق فی أنواء الفروق ، ج ۱ ، ص ۱۷۰ ، ناشر :عالم الکتب ، سطن .

۳۴)...... ابن ماجہ ، محمد بن یزید ، القزوینی (م ۲۷۳ھ)، سنن ابن ماجہ ، ج ۲ ، ص ۷۳۸ ، رقم الحدیث ۲۱۹۲ ، داراحیاء الکتب العربیة ، فیصل عیسی البابی ، مصر سطن .

۳۵)...... المائدہ ۵ : ۹۰.

۳۶)...... ابن قیم الجوزیة ، محمد بن أبی بکر بن ایوب ، (م ۷۵۱ھ) اسلام الموقعین عن رب العلمین ، ج ۱ ، ص ۲۵۱ ، دارالکتب العلمیة ، بیروت ۱۴۱۱ھ .

۳۷)...... ابن ابی شیبة ، عبداللہ بن محمد بن ابراھیم ، ابوبکر ، (م ۲۳۵ھ)، الکتاب المصنف فی الأحادیث والأثار ، ج ۴ ، ص ۳۲۷ ، رقم الحدیث ۲۰۶۹۰ ، مکتبہ الرشد ، الریاض ۱۴۰۹ھ .

۳۸)...... البقرہ ۲: ۲۷۸.

۳۹)...... وھبة الزحیلی ، الدکتور ، الفقة الاسلامی وأدلتہ ، ج ۵ ، ص ۳۴۲۲ ، دارالفکر ، بیروت سطن .

۴۰)...... لدھیانوی ، محمد یوسف ، مولانا ، آپ کے مسائل اور اُن کا حل ، ج ۶ ، ص ۲۵۸ ، دارالاشاعت ، کراچی سطن .

......(تمت بالخیر ۵)......

......☆☆☆☆☆......

© rasailojaraid.com